منفرد سا ہے کہ عام فہم طریقے سے اس مسئلے کے موافق مخالف دلائل پر تھوڑے سے وقت میں اچھی نظر ہو جاتی ہے۔ مآخذ کے جا بجا حوالے ہیں جن کی طرف صاحب تحقیق حسب ضرورت مراجعت کر سکتا ہے۔ ہاں قوی دلائل موجود ہوں تو خوابوں کے سہارے کی ضرورت نہیں رہتی۔ خواب تو ہر خیال کے مل سکتے ہیں۔ اہل حدیث کی شان تصنیف اس سے بلند ہونی چاہیئے ــــــ یہ امر مسرت کا باعث ہے کہ مولانا نور مرحوم کے صاحبزادے مرحوم کے تبلیغی مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے کے دوسرے بعض رسالے بھی انہوں نے شائع کئے ہیں۔ امید ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دیں گے۔ اور کتابت و طباعت کے معیار کو بلند بنائیں گے۔

ماہنامہ مقام رسالت
۱۳۲ - برنٹ روڈ کراچی ۵

یہ رسالہ مولانا محمد سلیم الدین صاحب شمسی کی ادارت میں اعلیٰ کاغذ و طباعت کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ مندرجات کا پایہ بھی علمی اعتبار سے اچھا ہے متعدد پرچے ہماری نظر سے گذرے ہیں جن میں بعض مضامین بہت اہم ہیں۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پرچے کا مستقبل اس لحاظ سے شاندار ہے۔ یہ دیکھ کر اور بھی مسرت ہوئی کہ ادارہ طلوع اسلام نے "معارف القرآن" اور "فرمی مکتوبات" کے پردے میں جو نئے نئے خیالات پھیلانے شروع کئے ہوئے ہیں۔ ان کی طرف بھی مدیر محترم کی توجہ ہے۔ کیونکہ اس فتنے کے ابتدائی دور میں تو صرف تدوین حدیث اور حدیث کی دینی حیثیت وغیرہ ہی میں رخنے ڈالے گئے تھے۔ لیکن اب "ریسرچ" ترقی کر گئی ہے جو نے "مرکز ملت"۔ "قرآنی نظام"۔ "دین و مذہب میں فرق" "عجمی سازش کا افسانہ" وغیرہ نئے عنوان ڈھونڈھ نکالے ہیں۔

مولانا شمسی صاحب کی خدمت میں ایک گذارش یہ ہے کہ جب بہ توفیقِ الٰہی اس فتنہ کی "خدمت" کے لئے آپ وقف ہو ہی گئے ہیں تو لاہور کے "ادارہ ثقافت" کو بھی پروگرام میں شامل فرما لیجیئے۔ جس کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ "اجتہاد" کے عنوان سے وہ قرآن حکیم کے صریح احکام کو بدلوانے کے لیئے شب و روز ساعی ہے۔ جس نے غیر مسلموں کو "ثقافت اسلامیہ" میں جذب کرنے کے لیئے یہ فلسفہ گھڑا ہے کہ "نجاتِ اخروی کے لیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ماننا ضروری نہیں"۔ پھر ایک کتاب تصنیف کر کے ملک کے فساق و فجار کو ناچ گانوں کے شوق فرمانے پر اسلام کا لیبل لگا دیا ہے۔ "ثقافتی فتنہ" کو "پرویزی فتنہ" پر ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اول الذکر کو ــــ جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے ــــ حکومت پاکستان کی وساطت سے قریباً ایک لاکھ روپیہ مسلمانوں کی جیبوں سے مل جاتا ہے تاکہ فارغ البالی سے ان کے عقائد و اعمال پر ڈاکہ ڈالا جا سکے۔